احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 29- مئی 2000ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل
ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

سوموار 29 مئی 2000ء- 24 صفر المظفر 1421 ہجری- 29 ہجرت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 119

خلفائے راشدین کی اطاعت

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَلَيْكُم بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرّاشِدِين المَهْدِيّين

تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین جو خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں کی سنت کی اطاعت فرض ہے۔ اس طریق کو مضبوطی سے تھام لو اور دانتوں سے اچھی طرح پکڑ کے رکھو۔ (سنن ابوداؤد کتاب السنة باب فی لزوم السنة حدیث 3991)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود خلفائے راشدین کے متعلق فرماتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے خیرالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اعلیٰ طریق کے ساتھ کی اور وہ ایک اعلیٰ درجہ کی امت تھے جیساکہ رب عزّ و جل نے ان کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ اور اس نے اپنی جناب سے روح القدس کے ساتھ ان کی اس طرح مدد فرمائی جس طرح وہ اپنے چنیدہ لوگوں کے گروہ میں سے اپنے ہر ایک چنیدہ کی مدد کرتا ہے۔ اور منور ترین روشنی کی طرح ان کی سچائی کے انوار اور ان کی پاکیزگی کے آثار ظاہر ہو گئے۔ اور یہ کھل گیا کہ وہ سچوں میں سے تھے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ خدا نے ان کو وہ کچھ دیا جو تمام جہانوں میں سے اس نے کسی کو بھی نہ دیا۔ (-) خدا کی قسم یقیناً وہ بخشے گئے لوگوں میں سے تھے اور قرآن ان کی حمد کرتا ہے اور ان کی تعریف بیان کرتا ہے اور ان کو ایسے باغات کی خوشخبریاں دیتا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور کہتا ہے کہ وہ داہنی طرف والے گروہ ہیں' اور سبقت لے جانے والے ہیں اور چنیدہ ہیں اور نیک ہیں' وہ ان کو برکتوں والے سلاموں کے ساتھ سلام کرتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ وہ اس کے مقبول لوگوں میں سے تھے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک ایسی قوم تھے جنہوں نے اسلام کی خاطر باقی محبتوں کو باطل گردانا اور حضرت خیرالانامؐ کی محبت کی خاطر ایک قوم سے دشمنی مول لی اور رب بزرگ و برتر کی رضا کی خاطر عواقب سے بے پرواہ ہو کر خطرات میں کود پڑے' اور قرآن گواہی دیتا ہے کہ انہوں نے اپنے مولا کو ترجیح دی اور اس کی کتاب کی خوب تکریم کی اور وہ اپنے رب کی خاطر قیام و سجود میں راتیں گذارتے تھے۔ (-) اور خدا کی قسم وہ یقیناً ایسے مرد تھے جو کائنات کے افضل ترین وجودؐ کی مدد کے لئے اموات کے مسکنوں میں کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے آباؤ اجداد اور اپنے بیٹوں کو چھوڑ دیا اور انہیں باریک دھار والی تیز تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اپنے پیاروں کے ساتھ جنگیں کیں اور ان کے سروں کو کاٹ دیا۔ اور اپنی عمدہ ترین اشیاء اور اپنی جانوں کو اللہ کے لئے دے دیا۔ اور اس کے باوجود بھی وہ اپنے اعمال کی کمی پر روتے تھے اور ندامتیں محسوس کرتے تھے۔ اور ان کی آنکھوں نے راحت کی نیند پوری طرح نہ پائی مگر اسی قدر تھوڑی سی نیند جتنا کہ نفس کو آرام کا حق ہوتا ہے۔ (-) وہ نفسانی خواہشات میں سے نکل چکے تھے اور عظیم المرتبت خدا کے آگے گرے ہوئے تھے اور وہ ایک فنا شدہ گروہ تھے۔

(ترجمہ از سرّالخلافہ ص 13' 14 روحانی خزائن جلد 8 ص 327' 328)

ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے

ہفتہ تربیت کا پروگرام

○ امسال مجلس مشاورت کی تجویز نمبر1 کے الفاظ حسب ذیل تھے۔

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں تلاوت قرآن ہو حضور انور کے اس ارشاد پہ عمل درآمد کے لئے موثر طریق کار وضع کیا جائے۔"

ہرچند کہ نماز باجماعت ایک اہم دینی فریضہ ہے اور اس کی اہمیت اور ادائیگی کے سلسلہ میں تفصیلی ارشادات موجود ہیں تاہم قیام نماز اور تلاوت قرآن کریم خالصتہً تربیتی امور ہیں جو مسلسل وعظ و نصیحت اور نگرانی کے محتاج ہیں نیز جماعت میں روز افزوں اضافہ کے پیش نظر نئی صدی کے استقبال کے حوالہ سے حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں مزید ترغیب و تحریص اور یاددہانی کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں سب کمیٹی نے جو سفارشات تجویز کیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

1۔ افراد جماعت میں قیام نماز (بالخصوص نماز باجماعت) اور تلاوت قرآن کریم کے لئے وعظ و نصیحت اور تذکیر کا نظام مزید موثر بنایا جائے۔

2۔ جماعتوں میں درس خطبات جمعہ اور تربیتی اجلاسات میں ان امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے نیز MTA سے بھی استفادہ کیا جائے۔

3۔ ہر سہ ماہی میں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے ہفتہ تربیت منایا جائے جس میں قیام نماز اور تلاوت قران کریم کے بارہ میں خصوصی توجہ دلائی جائے۔

پہلا ہفتہ تربیت 15۔ جون تا 21۔ جون 2000ء

4۔ جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران۔ نمائندگان شوریٰ اور والدین اور خاندان کے سربراہ اس سلسلہ میں اپنا ذاتی عملی نمونہ پیش کریں۔

5۔ حضور انور کے ارشاد کے مطابق ہر ماہ جماعتی مجلس عاملہ کے اجلاس میں نماز باجماعت کا تفصیلی جائزہ پیش کر کے آئندہ اصلاح احوال کے لئے ٹھوس مساعی کی جائے۔

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 110)

حضرت مسیح موعود کی سادگی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب (بانی احمدیہ امریکہ مشن) نے 9 نومبر 1936ء قادیان کے مہمان خانہ میں نماز مغرب کے بعد "ذکر حبیب" پر ایک نہایت دلچسپ اور روح پرور تقریر فرمائی اس ضمن میں فرمایا:۔

"حضرت صاحب دوستوں میں اس طرح بیٹھتے تھے۔ کہ باہر سے آنے والا یہ نہ معلوم کر سکتا تھا۔ کہ مرزا صاحب ان میں کون ہیں۔ نہایت سادگی کے ساتھ بیٹھتے تھے۔ ایک دفعہ مولوی عبدالکریم صاحب بیت مبارک کے محراب میں بیٹھے تھے۔ اور حضور ان کے ایک طرف تھے۔ ایک شخص باہر سے آیا اور دوڑ کر مولوی صاحب سے مصافحہ کر لیا۔ مولوی صاحب کی طبیعت بھی نہایت اعلیٰ درجہ کی تھی۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ آپ نے کیا سمجھ کر مجھ سے مصافحہ کیا ہے۔ حضرت صاحب میں نہیں بلکہ حضرت صاحب وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔"

(الحکم 14-21 نومبر 1936ء)

اخلاق عالیہ کی اعلیٰ مثالیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے فرمایا۔

"حضرت مسیح موعود اپنے دوستوں کی بہت خدمت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں حضور کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ میں نے بیت مبارک میں حضور سے ملاقات کی۔ باتیں کرتے رہے فرمانے لگے۔ مفتی صاحب آپ کو بھوک لگی ہوگی۔ میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ میں نے سمجھا اندر سے کسی خادمہ کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ حضور ایک کھڑکی میں سے تشریف لایا کرتے تھے۔ جو کہ بیت کی طرف کھلتی تھی۔ چند منٹ کے بعد وہ کھڑکی کھلی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضور خود مجمع اٹھائے ہوئے ہیں۔ جس میں سالن اور روٹی رکھی ہوئی تھی آئے۔ بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ تو اس پر حضور نے فرمایا مفتی صاحب آپ روتے کیوں ہیں۔ ہم تو اپنے دوستوں کی اس لئے خدمت کرتے ہیں۔ تاکہ وہ بھی اپنے دوستوں کی خدمت کریں۔ اور ہم تو لوگوں کی خدمت کے لئے آئے ہیں۔ آپ اس قدر پریشان کیوں ہوتے ہیں۔

میں نے کہا دیکھو یہ خدا کا پاک مامور میرے جیسے نابکار کی خدمت کرتا ہے۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے۔

ایک دفعہ میں پھر لاہور سے قادیان آیا۔ اور جب میں جانے لگا۔ تو حضور نے فرمایا کہ مفتی صاحب کے لئے روٹی لاؤ۔ چنانچہ ایک خادم روٹی لائے۔ مگر دسترخوان نہیں تھا۔ تو حضور نے فرمایا دسترخوان مفتی صاحب کے لئے کیوں نہیں لائے۔

جھٹ اپنی پگڑی کا پلہ پھاڑ کر اس میں روٹی باندھ دی۔

(الحکم 14 نومبر 1936ء)

مہمانوں پر بے مثال شفقت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود مہمانوں پر بہت شفقت اور مہربانی کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا۔ جس حجرہ میں ہم رہتے تھے اس کے پاس ہی حضرت صاحب کا حجرہ تھا۔ حضور ہماری باتیں سن لیا کرتے تھے۔ باہر سے مہمان کچھ زیادہ آگئے۔ حضرت اماں جان بہت گھبرائیں۔ کہ اتنے مہمانوں کا کس طرح انتظام ہوگا۔ اور ان کو کہاں ٹھہرایا جاوے گا۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھو مہمانوں کی بہت خاطر کیا کرو۔ اور ایک قصہ سنایا کہ ایک دفعہ ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا۔ جنگل میں ہی اس کو رات ہوگئی۔ ایک درخت کے نیچے رات بسر کرنے کے لئے بیٹھ گیا۔ سردی کا موسم تھا۔ نہ کھانے کو تھا نہ تاپنے کے لئے آگ تھی۔ درخت کے نیچے بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس درخت کے اوپر دو پرندے نر اور مادہ رہا کرتے تھے۔ انہوں نے آپس میں گفتگو کی کہ یہ ہمارا مہمان ہے۔ اور سردی کا موسم ہے اسے آرام پہنچانا چاہئے۔ آخر بہت گفتگو کے بعد فیصلہ ہوا۔ کہ اپنا گھونسلہ پھینک دینا چاہئے تاکہ یہ ان تنکوں کے ساتھ آگ جلا لے۔ چنانچہ انہوں نے گھونسلے کو نیچے پھینک دیا۔ اور اس نے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ پھر ان کو خیال آیا کہ یہ بھوکا ہوگا۔ اس کے لئے کھانا مہیا کرنا چاہئے۔ گفتگو کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ اپنے آپ کو اس آگ میں پھینک دینا چاہئے۔ تاکہ یہ ہم کو بھون کر اپنی بھوک بجھائے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تو فرمانے لگے کہ دیکھو ان پرندوں نے اپنا سامان بھی دے دیا اور اپنی جانیں بھی قربان کر دیں تاکہ اپنے مہمان کو آرام پہنچاویں اسی طرح ہم کو بھی اپنے مہمان کی خاطر کرنی چاہئے۔"

(الحکم 14-21 نومبر 1936ء)

اصلاح معاشرہ کی اثر انگیز تحریک

سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک نکتہ چین اور جلد باز شخص کا ایک تنقیدی مکتوب موصول ہوا جس پر حضور نے فرمایا:۔

"اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ بعض مستعجل لوگ ہیں جو نکتہ چینی میں جلدی کرتے ہیں۔ اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور اثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے۔ کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا۔ اس دن اس کی حالت وہ تھی جو آج اس کی ہے۔ ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہیں۔ گھبرانا نہیں چاہئے۔ اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہئے اپنے بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ اس کے واسطے دعا کرو۔ اور اس کے ساتھ لڑائی نہ کرو۔

بلکہ اس کی اصلاح کی فکر کرو۔"

(الحکم 21-28 جولائی 1936ء)

غزل

راز آواز میں ڈھل جاتا ہے
پھول بن جاتا ہے پھل جاتا ہے

کتنے احساس کے انگاروں کو
وقت کا سانپ نگل جاتا ہے

چوم لیتا ہے جو پتھر اس کو
موم کی طرح پگھل جاتا ہے

لفظ یوں چہرہ چھپا لیتے ہیں
جیسے اک حادثہ ٹل جاتا ہے

چور دروازے سے گھر کا سایہ
جانبِ دشت نکل جاتا ہے

دل میں تصویریں ہی تصویریں ہیں
اور دل ہے کہ بہل جاتا ہے

عشق ہو جائے تو حیران نہ ہو
یہ وہ جادو ہے جو چل جاتا ہے

عدم آباد کو جانے والا
آج جاتا ہے نہ کل جاتا ہے

اس کے انجام سے مایوس نہ ہو
آدمی گر کے سنبھل جاتا ہے

رنگ یوں بزم کا بدلا مضطر
جیسے نظّارہ بدل جاتا ہے

چوہدری محمد علی

ہاتھ میں تیرے ہے ہر خسران و نفع و عسر و یسر
تو ہی کرتا ہے کسی کو بے نوا یا بختیار
جسکو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جسکو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار

(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی

مجلسِ عرفان

18- فروری 2000ء بیت الفضل لندن

مرتبہ : غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

سوال:- میرے دوست کا سوال ہے کہ مامور من اللہ کے سچا ہونے کے لئے معیار ہے کہ کم از کم وہ اپنے دعوے کے بعد 23 سال زندہ رہے۔ حضرت مسیح موعود (....) نے دعویٰ ماموریت کب کیا تھا۔ تا کہ میرے دوست کی تسلی ہو جائے۔

جواب:- 1882ء میں دعویٰ کیا ہے۔ اس میں تو کوئی شک ہی نہیں اور 1908ء تک 26 سال بن گئے۔ لیکن اس مسئلے میں میں ایک بات سمجھانی چاہتا ہوں یہ کوئی ایسا قاعدہ کلیہ نہیں ہے کہ ہر نبی 23 سال کا عرصہ پائے مراد یہ تھی حضرت مسیح موعود (....) کی کہ اگر حضرت رسول اللہ ﷺ 23 سال تک زندہ رہے اور نبوت کرتے رہے تو کسی جھوٹے کو آپؐ سے زیادہ موقع کیسے مل سکتا ہے۔ تو یہ بعد کے زمانے کے متعلق بات تھی۔

سوال:- ہم بچے کے پیدا ہونے پر اس کو گھٹی دیتے ہیں اس کا بچے کی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے۔ کیا یہ لازمی ہے کہ گھٹی کسی بزرگ سے دلوائی جائے۔

جواب:- حضور مسکرائے اور فرمایا نہیں یہ آپ خود بھی دے سکتے ہیں۔

سوال:- دین میں دو عورتوں کی گواہی کو ایک مرد کی گواہی کے برابر کیوں سمجھا جاتا ہے۔

جواب:- یہ صرف مالی معاملات میں ہے۔ جن سے عورتیں اکثر اوقات پوری طرح واقف نہیں ہوتیں اور اس بارہ میں بھی قرآن کریم میں یہ حکم ہے کہ دونوں گواہی نہیں دیں گی ایک عورت گواہی دے گی اگر وہ بھول جائے تو پھر دوسری اس کو یاد کرا دے گی۔ تو گواہی تو ایک ہی ہوئی۔

سوال:- ایک بچے نے سوال کیا۔ سمندر اور پہاڑ کیسے بنتے ہیں اور کب بنے تھے۔

جواب:- یہ سوال ایک ٹیکنیکل سوال ہے تم ابھی چھوٹے ہو خدا کرے تمہیں بات کی سمجھ آ جائے یہ جتنے بھی بڑے بڑے کونٹی نینٹ ہیں (Continent) یعنی براعظم وہ سمندر میں تیر رہے ہیں نیچے بھی پانی سمجھو اس لحاظ سے میں سمندر کہہ رہا ہوں مگر وہ نیچے لاوے کے اوپر تیرتے ہیں اور ان کے نیچے پلیٹیں ہوتی ہیں جس کو (Thick Plates) کہتے ہیں۔ تھک پلیٹس بہت بھاری وزنی ہیں پلیٹس جن پہ وہ پورے کا پورا (Continent) براعظم چڑھا ہوا ہوتا ہے وہ چلتی رہتی ہیں اور عجیب اتفاق ہے کہ ان کے چلنے کی رفتار اتنی تھوڑی ہے جس طرح تمہارے ناخن اگنے کی رفتار ہے جس رفتار سے تمہارا ناخن اگتا ہے اسی رفتار سے وہ پلیٹیں حرکت کر رہی ہیں کیونکہ اگر تیز ہوتیں تو ان کے ٹکرانے سے ساری دنیا تباہ ہو جاتی تو جب وہ ایک دوسرے سے ٹکراتی ہیں تو اس کے نتیجے میں زبردست دباؤ پڑتا ہے اور دونوں طرف پہاڑ نکل آتے ہیں تو یہ مختصر تمہیں سمجھا رہا ہوں۔ کہ اس طرح خدا تعالیٰ نے زمین جو بالکل ہموار تھی اس میں بڑے بڑے پہاڑ پیدا کر دیئے۔

سوال:- ایک بچے نے سوال کیا حضرت محمد ﷺ کہاں دفن ہیں اور کیا ہمیں ان کی قبر دیکھنے کی اجازت ہے۔

جواب:- آنحضرت ﷺ تو مدینے میں دفن ہیں اور آپ کی قبر کے ساتھ ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی قبریں ہیں لیکن اس ڈر سے کہ لوگوں میں شرک نہ پیدا ہو جائے قبروں کو پوجنے نہ لگ جائیں سعودی عرب نے یہ انتظام کیا ہوا ہے کہ ان سب کو کلیتاً ڈھانپ کر رکھا ہوا ہے اور قبریں براہ راست نظر نہیں آسکتیں اندر دفن ہیں اور اوپر سے پکا کیا ہوا ہے اندر سے قبریں کچی ہیں لیکن اوپر سے پکا کیا ہوا ہے۔ اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو گئی ہے کہ ایک زمانے میں جب لڑائی ہو رہی تھی صلاح الدین ایوبی کے ساتھ ایک بہت ہی خبیث فرانسیسی شہزادہ تھا فلپس Philips اس نے کوشش کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر کھودے بہت تیزی کے ساتھ سلطان صلاح الدین ایوبی اس کے اوپر لپکا تھا اور اس کے عقب میں جا کے اس قدر شدید حملہ کیا کہ اس کو اپنی ہوش ہی نہیں رہی اور پھر ایک اور اسی کا واقعہ آتا ہے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی کو اس وقت بہت غصہ تھا اگرچہ وہ آخر پہ قید ہونے کے بعد اس کا مہمان بنا اور شدید گرمی تھی اور اس حالت میں قید ہوا تھا کہ پیاس سے اس کی جان نکل رہی تھی تو اس نے پانی کا گلاس اٹھایا لیکن سلطان صلاح الدین ایوبی نے تلوار مار کر گرا دیا۔ جو مستشرقین ہیں وہ لکھتے ہیں کہ سلطان صلاح الدین ایوبی کا اخلاق اتنا کامل تھا کہ اس پر صرف اتنا سا داغ ہے کہ اپنے مہمان کو اس نے پانی نہیں پینے دیا مگر پھر خود ہی لکھتے ہیں کہ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی قبر پر حملہ کیا تھا تو اس غصے کی وجہ سے کہ میں نے اس کو قتل کرنا ہے اور جو مہمان اپنے گھر میں پانی پی جائے اس کو قتل نہیں کیا جاتا اس لئے سلطان ایوبی نے اس شخص کو پانی نہیں پینے دیا تھا۔ حضور نے بچے سے فرمایا کہ تمہارے سوال سے کافی بڑا جواب دے دیا ہے میں نے۔

سوال:- ایک اور بچے نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ تین دن قبل میں نے سکول میں فلم دیکھی تھی جو کہ ریلیجس سٹڈی (Study) کے سبجیکٹس (Subjects) سے تعلق رکھتی ہے اس کا نام موت کے بعد زندگی تھا اس میں چار بندوں کا انٹرویو تھا جو کہ مرتے مرتے بچ گئے تھے ان چاروں نے بتایا کہ جب ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ اب مرنے والے ہیں تو ایک Tunnel (سرنگ) نظر آتی ہے۔

جواب:- یہ تو تم بہت پرانی کہانی بیان کر رہے ہو اس پہ کتابیں بھی بہت لکھی ہوئی ہیں اور مختلف ممالک سے لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا کرنے کے لئے کہ موت کے بعد تم زندہ ہو گے یہ ایک ہی قسم کی کہانی ہر ایک کے متعلق بیان کرتے ہیں حالانکہ یہ بات حقیقت کے بالکل خلاف ہے قرآن کریم کے بیان کے مطابق جو لوگ نیک ہوں ان کو نیکی کا اچھی چیز کا احساس پیدا ہوتا ہے اور جو بد ہوں ان کو اسی طرح تکلیف ہوتی ہے موت کے وقت تو ان سب کہانیوں میں ایک ہی مضمون ہے کہ (Tunnel) (سرنگ) نظر آئی اس میں ڈوب گئے آگے روشنی نظر آ رہی تھی سب جھوٹ اور گپیں ہیں۔

سوال:- ایک بچے نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کا وضو ٹوٹ جائے کیا پھر بھی اس کی نماز جاری رہتی ہے۔

جواب:- حضور نے فرمایا نہیں۔ جائے وضو کرے اور پھر نماز جاری کرے۔ اس کو یہ خدا تعالیٰ نے سہولت دے رکھی ہے کہ اس کی جو پہلی نماز تھی وہ ضائع نہیں ہوتی وضو کرے اور وہیں سے شروع کر دے جہاں سے وضو ٹوٹا تھا۔

سوال:- ایک اور بچے نے سوال کرتے ہوئے کہا۔ کہ وقف نو اور وقف زندگی میں کیا فرق ہے۔

جواب:- وقف نو تو ایک ایسی تحریک ہے جس میں ماں باپ اپنے ہونے والے بچے کو پہلے ہی وقف کر دیتے ہیں۔ اس کو وقف نو کہتے ہیں اور ویسے بڑے ہو کر بے حد واقفین زندگی ہیں جنہوں نے خود اپنے شوق سے وقف کیا ہے تو اس کو عام وقف کہتے ہیں۔

سوال:- جب کوئی گھر میں جماعت کروا رہا ہو اور وہ نماز میں سورۃ بھول جائے اور مقتدیوں میں سے بھی کسی کو نہ آتی ہو تو کیا وہ سورۃ چھوڑ کے اور دوسری سورۃ شروع کر سکتا ہے۔

جواب:- حضور نے فرمایا۔ کر سکتا ہے۔ پہلی سورۃ میں سے اگر چند آیات ہو چکی ہوں تو وہی کافی سمجھ لے۔ اس پہ کسی سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔ یعنی اگر کسی سورۃ کی تین کے قریب آیات ہو چکی ہوں تو پھر اسی پہ ختم کر سکتا ہے۔ دوسری سورۃ شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔

سوال:- پچھلے دنوں ایک دوست سے محمد بن قاسم کے بارے میں بات ہو رہی تھی تو ان کا خیال تھا کہ محمد بن قاسم نے تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا تھا یعنی کہ اس کے خوف کی وجہ سے لوگ بہت زیادہ مسلمان ہو گئے تھے۔ حضور کا اس بارے میں کیا خیال

ہے۔

جواب:۔ یہ درست نہیں ہے محمد بن قاسم نے جب سندھ فتح کیا ہے۔ تو فتح کے زور سے اس نے کسی کو مسلمان نہیں بنایا یہ صوفیاء تھے جنہوں نے اس وقت کھلی تبلیغ کی ہے صرف فرق یہ پڑا ہے کہ پہلی حکومتوں میں مسلمانوں کو تبلیغ کی اجازت نہیں تھی اور محمد بن قاسم کے فتح کرنے کے بعد ان کو یہ کھُل مل گئی کہ آسانی سے صوفیا تبلیغ کرتے تھے جتنے بھی مسلمان ہوئے ہیں سندھ میں وہ تبلیغ کے نتیجے میں مسلمان ہوئے ہیں نہ کہ تلوار کے زور سے۔

سوال:۔ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے جو لوگ تھے کیا وہ عبادت کرتے تھے۔

جواب:۔ عبادت کرتے تھے ان کے مذہب میں جو بھی عبادت تھی جتنے بھی مذاہب ہیں ان کی عبادت کے الگ الگ طریق ہیں اپنے مذہب کے مطابق جو بھی خدا نے انہیں طریق سمجھایا تھا وہ عبادت کیا کرتے تھے۔

سوال:۔ آپ نے رمضان المبارک میں ایک درس کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ سابقہ علماء کے مطابق سورۃ المائدہ میں 18۔ احکام ایسے ہیں جو پہلے کسی سورۃ میں بیان نہیں ہوئے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں وہ کیا احکام ہیں۔

جواب:۔ حضور نے فرمایا آپ پوچھ تو سکتے ہیں مگر آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔ آجکل میں یہی کام کر رہا ہوں اور بہت سے علماء میری مدد کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (....) کی خواہش تھی کہ قرآن کریم کے اوامر و نواہی خود آپ بیان کریں اور تحریک کریں آپ نے بہت سے نوٹس بھی خود چھوڑے اپنے ہاتھ سے لیکن اس کام کو مکمل نہیں کر سکے تو اس خواہش کے احترام میں میں نے سوچا کہ ہم اس کام کو مکمل کرتے ہیں۔ تو اس سلسلے میں بعض بہت بزرگ علماء نیک اور سچے قرآن کریم اور عربی جاننے والے اور تقویٰ شعار علماء سے میں مدد لے رہا ہوں جو یہاں بھی ہیں باہر بھی ہیں ربوہ وغیرہ میں بھی ہیں اور میں نے خود پڑھا ہے شروع سے لے کر آخر تک قرآن کریم اور جہاں میں نے سمجھا یہ حکم ہے وہاں نوٹ کروایا ہے جہاں سمجھا ہے نہی ہے وہاں بھی نوٹ کروایا ہے یہ کام تو بظاہر آسان تھا لیکن بعض آیتوں پر شک پڑتا ہے کہ اس کو احکام میں شامل کریں یا گزشتہ انبیاء کی باتوں میں۔ مثلاً حضرت موسیٰ کو حکم ملے ہوئے ہیں یہ تو تاریخی واقعہ ہے اسی طرح بہت سی آیات ہیں شک تھا کہ ادھر ڈالا جائے یا ادھر ڈالا جائے تو اس پر ہم نے مشورے کئے علماء سے۔ ان کی رائے نوٹ کی اور پھر آخری فیصلہ کیا یہ کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور اب میرا خیال ہے اگلے ہفتے تک میں علماء کے ساتھ بیٹھ کے اس کو آخری صورت دے دوں گا۔ پھر یہ سارے ضروری مسئلے کہ اوامر و نواہی کتنے ہیں کن سورتوں میں کتنا حکم ہے کتنی مناہی ہے ساری بات اس میں آجائے گی۔

سوال:۔ حضور سورۃ المائدہ میں ہے الیوم اکملت..... جب یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی تھی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا مشن ختم ہونے والا ہے آنحضرت ﷺ کا اس موقعہ پر کیا رد عمل تھا۔

جواب:۔ بڑی خوشخبری تھی ایک لحاظ سے کہ آنحضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر خطرے سے بچایا یہاں تک کہ قرآنی تعلیم مکمل ہو گئی اور اب یہ ایک معجزہ ہے بہت بڑا معجزہ اتنے خطرات میں آپ نے اپنی جان ڈالی اتنے دشمن تھے زہر دیئے گئے، حملے کئے گئے لیکن خدا نے آپ کو سنبھالے رکھا۔ بلکہ جب ہجرت کے وقت باہر نکلے تھے اس وقت بھی بظاہر ناممکن تھا کہ آپ ان سے بچ جاتے لیکن ایک معجزہ نہیں معجزوں پر معجزے ہیں معجزوں کی بھرمار ہے کہ مکے کی زندگی میں خدا نے آپ کو بچائے رکھا ہجرت میں بچائے رکھا ہجرت کے بعد خطرات سے بچائے رکھا مغازی میں بچائے رکھا اور جب تک وہ تعلیم مکمل نہیں ہو گئی جس کے متعلق لازم تھا کہ وہ دنیا کے آخر تک رہے گی اس وقت تک آپؐ کو زندہ رکھا۔ حضرت مسیح موعود (.....) کے مطابق یہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے اس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی اس طرح آنحضرت ﷺ کا کام مکمل ہوا اور آپؐ خوش بھی تھے کہ کام مکمل ہو گیا لیکن حضرت ابوبکرؓ کو یہ صدمہ پہنچا اس خیال سے کہ جب کام مکمل ہو گیا تو خدا واپس بلا لے گا اور وہی بات ہوئی بہت جلد اس کے بعد آپؐ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وجہ سے روئے تھے۔

سوال:۔ اس سلسلہ میں میں دوسری چیز پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتممت علیکم۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تو کبھی ختم نہیں ہوتی اس کا کیا مطلب ہے۔

جواب:۔ حضور نے جواب دیتے ہوئے فرمایا یہاں نعمت سے مراد نبوت کی نعمت ہے نبوت کی نعمت میں جتنی بھی چیزیں انسان کو مل سکتی تھیں یہ اکملت کا دوسرا معجزہ ہے جو وہی معنے رکھتا ہے کہ ہم نے اپنی ساری نعمتیں تم پہ پوری کر دیں اور یہ آیت بہت گہری ہے اس میں ہر قسم کی نعمتیں مراد ہیں دنیا کی آخرت کی ہر طرح کی نعمتیں تجھے مکمل طور پر عطا کی گئی ہیں۔

سوال:۔ ایک بہت چھوٹے بچے نے حضور سے سوال کیا کہ جب ہم فوت ہو جائیں گے اور ہم اللہ میاں کے گھر جائیں گے اور ہم کو بھوک لگے گی تو ہم کو کھانا ملے گا۔

جواب:۔ حضور بہت مسکرائے اور فرمایا وہ جو دنیا ہے وہ اور طرح کی دنیا ہے وہاں یہ روٹی سالن نہیں ملے گا وہاں جسم تو نہیں جاتا نا۔ روح جاتی ہے تمہاری نانی اماں جو فوت ہوئی تھیں ان کا جسم یہیں ہے تو روح اوپر اڑ گئی تو ان کی روح کو وہ غذا ملے گی جو اللہ پسند کرے گا اور روح جو چاہے گی۔ حضور نے ازراہ شفقت ہنستے ہوئے بچے سے فرمایا فکر نہ کرو تم بھوکے نہیں رہو گے۔

سوال:۔ باجماعت نماز میں انی وجہت والی دعا کب پڑھتے ہیں۔

جواب:۔ اس سلسلے میں بچوں کے پوچھنے کی وجہ سے ہم نے تحقیق کی میں تو اللہ اکبر کے بعد انی وجہت.... المشرکین پڑھا کرتا تھا تم بچوں کے سوالوں کی وجہ سے جب ہم نے تحقیق کی تو بہت اور باتیں عجیب و غریب ملی ہیں اور ایک ان میں سے یہ ہے کہ آنحضور ﷺ ہمیشہ یہ نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ بعض بہت لمبی لمبی دعائیں ہیں مثلاً اے اللہ میرے اور میرے گناہوں میں مشرق اور مغرب کا بُعد ڈال دے اور بہت سی دعائیں ہیں اور سید الاستغفار بھی ہے تو ایک بات تو مجھے پتہ لگ گئی کہ ہمارے ہاں یہ جو مشہور ہے نیت پہلے پڑھنی چاہیئے درست نہیں آنحضرت ﷺ اللہ اکبر کہنے کے بعد نیت کی دعا کیا کرتے تھے اور یہ خیال کہ ہمیشہ یہی دعا کرتے تھے یہ بات بھی درست نہیں بہت سی دوسری دعائیں جو بخاری میں اور دوسری اہم کتب میں درج ہیں ان میں اور دعائیں ہیں اس کا بہت کم ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اس کا ذکر ہے۔ قرآن کریم کی جو آیت ہے اس میں انی کا لفظ ہے لیکن جو روایات میں پتہ چلتا ہے وہ دعا وجہت سے شروع ہوتی ہے اور اس کے سوا اور بہت سی دعائیں ہیں تو آپ لوگوں کے لئے ممکن ہی نہیں کہ اتنی لمبی نیت کیا کریں ہر نماز سے پہلے اس کو تو سات آٹھ منٹ لگ جائیں گے تو اس لئے مختصر یہی رواج ہمارے چل پڑا ہے اور کوئی حرج نہیں اگر وجہت... والی نیت کیا کریں اور اللہ اکبر کے بعد کیا کریں۔ اس سلسلے میں جو وہم پیدا ہوتے ہیں لوگوں کو کہ یہ دعا پڑھیں یا وہ پڑھیں جب یہ روایات دیکھیں گے تو پتہ چلے گا کہ بہت زیادہ دوسری دعائیں ہیں جو کی جاتی تھیں۔ اور وجہت والی دعا کے بعد بھی اور بہت سی دعائیں پڑھی جاتی تھیں صرف اسی پہ بس نہیں کی جاتی تھی تو اس لئے توہمات میں نہیں پڑنا چاہیئے یہ چھوٹی سی دعا کافی ہے وہموں کے متعلق ہمارے ملک میں لطیفہ مشہور ہے کہ ایک آدمی کو یہ وہم کی بیماری تھی وہ جب پچھلی صف سے دعا کیا کرتا تھا انی وجہت تو چونکہ ان میں ایک یہ بھی رواج ہے کہ وہ یہ بھی نیت کیا کرتے ہیں کہ اس امام کے پیچھے تو کہا کرتا تھا اس امام کے پیچھے تو پھر خیال آیا آگے تو میرے کوئی اور آدمی کھڑا ہوا ہے میں نے جو کہہ دیا اس امام کے پیچھے یہ تو پھر اللہ میاں سمجھے گا کہ میں اس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں تو پھر وہ کوشش کر کے اگلی صف میں آگیا اور کہا "پچھے ایس امام دے" تو اس کو خیال آیا کہ سامنے تو دیوار ہے امام تو ہے ہی کوئی نہیں پھر اس نے سوچا کہ بہتر یہی ہے کہ عین امام کے پیچھے کھڑا ہوں تا کہ اللہ میاں کو بھی دھوکہ نہ لگے کہ میں کس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں تو اس نے زور سے کہا پچھے ایس امام دے پھر خیال آیا کہ اس کے اور میرے درمیان تو فاصلہ ہے تو پکی بات نہیں ہے تو امام کو دو ہتڑ مار کے کہا "پچھے ایس امام دے" اس لئے توہمات میں نہیں پڑنا چاہیئے اللہ میاں کو پتہ ہے کس امام کے پیچھے پڑھ رہے ہیں۔

سوال:۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا جو ذکر ملتا ہے کہ ایک کی قربانی قبول نہ ہوئی جبکہ ایک کی قربانی قبول ہو گئی اور اس نے دوسرے کو مار دیا اور اس سے تھوڑا سا آگے پھر یہ ذکر ملتا ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وجہ سے ہم نے بنو اسرائیل پر یہ فرض کر دیا کہ وہ کسی کو قتل کریں گے تو گویا سارے جہان کو انہوں نے قتل کر دیا تو میرا سوال یہ ہے کہ بنو آدم کے بیٹے تو بہت پہلے تھے بنو اسرائیل تو بہت بعد میں شروع ہوئے تو یہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیوں فرمایا اس میں کیا حکمت ہے۔

جواب:۔ بنی اسرائیل تو بعد میں شروع ہوئے وہ مثال اللہ تعالیٰ نے ایک گہری حکمت کی طرف توجہ دلانے کی غرض سے ہمارے سامنے پیش کی ہے جس کو بنی اسرائیل کے لئے بھی بطور نصیحت کے پیش کیا گیا ہے اور تمام بنی نوع انسان کے لئے بھی کیونکہ درحقیقت ہر آدمی کے مرنے سے ایک عالم مرجاتا ہے اگر تو خدا مارے تو وہ مالک ہے اگر کوئی ناحق مارے تو ہر شخص کا جہان الگ الگ ہے اس کی سوچیں مختلف ہیں اس کا بالکل جہان مختلف ہے جتنے ہم لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں یہ اور وہ اربوں لوگ جو دنیا میں ہیں ان سب کا اپنا اپنا جہان ہے کسی ایک کا جہان بھی دوسرے کے ساتھ بالکل مشابہ نہیں ہے پس یہ گہری حکمت کی بات تھی کہ پھر خدا نے اس طرف توجہ دلائی کہ اگر آئندہ تم نے کسی کو مارا تو یاد رکھنا کہ اتنا گناہ ہو گا کہ گویا تم نے سارے جہان کو مار دیا تو یہ تمثیلات ہیں اور یہی معنی ہے جو قابل قبول ہے۔

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

مکرم ریاض محمود صاحب باجوہ

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

روسی مسجد میں تصاویر

جناب امیر حمزہ نے چند سال قبل روس کا دورہ کیا تو یہ دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئے کہ خانہ خدا میں مولویوں کی تصاویر آویزاں تھیں۔ چنانچہ آپ رقمطراز ہیں۔

"اب ہم استراخان کی مرکزی اور سب سے خوبصورت مسجد میں گئے تو اس کے اندرونی دروازے پر روس کے مفتیوں اور مولویوں کی تصاویر ایک فریم میں لٹکی ہوئی تھیں۔ یہ تصاویر دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی اور اس سے بڑھ کر یہ حیرانی کہ سب نے کوٹ پہن رکھا تھا اور اس کے ساتھ ٹائی لگا رکھی تھی جو کہ صلیب کا نشان ہے اور ہر عیسائی اسے گلے میں خوب کس کر ڈالتا ہے۔ یہ صاحب تصویر حضرات داڑھی منڈے تھے۔ چند ایک کی تھیں اور وہ بھی بے انتہائی چھوٹی۔"

(اخبار نوائے وقت لاہور جمعہ میگزین 17 دسمبر 1993ء ص 14)

جہاد کا حقیقی مفہوم

ارشاد حقانی اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

اہل مغرب تو کجا، بہت سے مسلمان دانشور اور سیاستدان بھی "جہاد" کے تصور کے بارے میں بڑی غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔ جہاد ایک انتہائی وسیع اصطلاح ہے جس کی کچھ تشریح میں ابھی کرتا ہوں۔ جہاد کا صرف ایک حصہ جہاد بالسیف ہے۔ اسے آپ "قتال فی سبیل اللہ" بھی کہہ سکتے ہیں۔ قرآن حکیم میں مسلمانوں کو مدینے پہنچنے کے کافی دیر بعد قتال فی سبیل اللہ کی اجازت دی گئی اور اس کی اہم اور فوری وجہ یہ تھی کہ مدینے کی چھوٹی سی ریاست کو طاقت کے بل پر ختم کرنے کی کوششیں بڑی تیزی سے شروع ہو گئی تھیں چنانچہ ایک خاص تاریخی موڑ اور مرحلے پر قرآن حکیم نے "الان" یعنی "اب" کہہ کر مسلمانوں کو قتال فی سبیل اللہ کی اجازت دی۔ واضح رہے کہ یہ اجازت زیادہ تھی حکم کم تھا۔ بعد کے مراحل میں کفار کا مقابلہ کرنے کے لئے قتال کا صریح حکم بھی دیا گیا لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا یہ جہاد کا صرف ایک جزو تھا۔ جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں جہاد تو انتہائی جدوجہد اور غیر معمولی کوشش کرنے کے مفہوم میں لغوی طور پر استعمال ہوتا ہے اور اصطلاحی معنوں میں اس کا استعمال اللہ کی راہ میں ہر قسم کی جدوجہد اور سعی کے لئے کیا جاتا ہے۔ قرآنی تعلیمات کی پیروی اور ترویج میں اپنا مال خرچ کرنا، اپنا وقت خرچ کرنا، اپنی ذہنی صلاحیتیں صرف کرنا یہ سب جہاد کی تعریف میں آتے ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کی چوتھی سورہ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ آیت نمبر 95 میں فرماتا ہے۔ ترجمہ "مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے اللہ نے بیٹھنے والوں کی بہ نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا بڑا درجہ رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے لئے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے مگر اس کے ہاں مجاہدوں کی خدمات کا معاوضہ بیٹھنے والوں سے بہت زیادہ ہے۔ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑے درجے ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔"

قرآن حکیم میں حصول علم کے لئے جہاد کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر سورہ "النحل" (16:125) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اے نبیؐ اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو۔ حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے بحث و مباحثہ کرو ایسے طریقے پر جو بہترین ہو۔ تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔"

جہاد کا مفہوم حضورؐ کے ایک اور قول سے بھی واضح ہوتا ہے جب آپ ایک غزوے سے واپس لوٹے تو آپ نے فرمایا

"رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر"

یعنی ہم چھوٹے جہاد (غزوے) سے بڑے جہاد کی طرف واپس آگئے ہیں۔

صحابہؓ نے پوچھا کہ جہاد اکبر سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے نفس کے خلاف جہاد اور معاشرے کی داخلی خرابیوں کے خلاف جہاد۔ حضورؐ نے ایک حدیث میں جسے امام بخاری نے نقل کیا ہے حج کو بھی ایک بڑا جہاد قرار دیا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک سچے عالم کے قلم کی سیاہی شہید کے خون سے بھی زیادہ افضل ہے۔ اس تشریح سے یہ بات واضح ہو گئی کہ بدقسمتی سے اکثر غیر مسلم اور بعض مسلم جہاد کی اصطلاح کو ایک محدود معنوں میں استعمال کر کے خود بھی ایک غلطی کر رہے ہیں اور دنیا کے سامنے بھی جہاد اور قتال یعنی جہاد بالسیف کے مفہوم کو گڈمڈ کر رہے ہیں۔ جو مسلمان دنیا کے کسی بھی خطے میں اپنے جائز اور برحق مقاصد اور مفادات کے لئے قلم سے، زبان سے، تلوار سے، اپنے مال سے اور کسی بھی دوسرے ذریعے سے جدوجہد کر رہے ہیں وہ قرآنی مفہوم میں جہاد کر رہے ہیں۔ ہاں اگر کوئی مسلمان گروہ بھی کسی غلط مقصد سے کسی غلط طریق کار کے ذریعے کوئی سرگرمی دکھا رہا ہے تو اسلام اس کی تائید و توثیق نہیں کرتا۔ (۔) جہاد ایک جامع ٹرم ہے جس کے متعدد مفہوم ہیں۔ جہاد بالسیف یا قتال ایک محدود اصطلاح ہے جبکہ دہشت گردی یا Terrorism کی ہر شکل اسلام میں ممنوع ہے کیونکہ فتنہ و فساد کو قرآن قتل سے بھی بڑا گناہ کہتا ہے۔ ایک ایسے دین کے سچے پیروکار کبھی فتنہ و فساد پھیلانے کا باعث نہیں بن سکتے۔

(جنگ لاہور 29 فروری 2000ء)

نجات دہندہ کا انتظار

جناب عبدالرحمان بخاری صاحب ملکی استحکام اور نفاذ اسلام کے لئے علماء کو دعوت اتحاد و اتفاق دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قارئین محترم! اس وقت قوم ایک ایسے چوراہے پہ کھڑی کسی نجات دہندہ کے انتظار میں ہے جس کے ایک راستے پہ کامریڈ، دوسرے پہ فرنگ، تیسرے پہ دہشت گرد اور چوتھے پہ جاگیردار اور صنعت کار قبضہ جمائے بیٹھے ہیں اور یہ چاروں قبضہ گروپ نظریہ پاکستان اور اسلام کا نام محض اس لئے لیتے ہیں کہ کرسی اقتدار اسلام سے منسوب ہے۔ میں وثوق بلکہ دعویٰ و ثبوت سے ببانگ دہل کہتا ہوں کہ اس وقت کوئی بھی سیاسی جماعت یا اتحاد ایسا نہیں ہے جو مکمل طور پر صرف اور صرف اسلام اور وطن سے مخلص ہو اور جو ایسا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے، کذاب ہے۔ اب بات دینی جماعتوں پہ ٹھہرتی ہے، نگاہیں وارثان انبیاء کا طواف کرتی ہیں تو ان کے ہاں خود اپنے لئے بھی ایک قائد نہیں ہے، وہ بیچارے قوم کی قیادت کیا کریں گے؟ مولانا سے مولوی اور مولوی سے ملا تو یہ بنا ہی تھا لیکن اب تو علماء سو کے علاوہ کوئی لفظ ان کے لئے بھلا لگتا ہی نہیں۔ عالم دین کا گیٹ اپ تو محض جھاکا ہے جو مسلسل پچاس برس سے یہ سادہ لوح عوام کو دیئے جا رہے ہیں تاہم اب جاہل عوام کے ذہنوں میں بھی سوالات کلبلانے لگے ہیں اور وہ منبر پر بیٹھے جدت پسند مولانا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ تم بریلوی، دیوبندی، سنی، اہل حدیث، شیعہ، حنفی، حنبلی، شافعی اور مالکی تو ہو یہ بتاؤ کہ کیا تم مسلمان بھی ہو؟ اگر تم ان میں سے کوئی ایک بھی ہو تو پھر باقی تینوں کو کیوں اسلام سے باہر پھینک رکھا ہے؟ اگر نہیں پھینکا ہے تو پھر تم چاروں ایک ہی پلیٹ فارم پر نظر کیوں نہیں آتے ہو؟ کبھی کبھار نظر آتے بھی ہو تو پھر سرکتے سرکتے الگ الگ ہو کر حزب اقتدار و اختلاف کے قائدین کے پہلو میں کیوں جا بیٹھتے ہو؟ شاید اس لئے کہ حلقہ اسلام میں تو تخت طاؤس اور کھنکتی چاندی کا چلن نہیں ہے اس میں تو اونٹ پہ غلام بٹھائے خود مہار تھامے پیدل چلنا پڑتا ہے۔ پیٹ پر پتھر باندھنے پڑتے ہیں۔ ہاں! ہاں! فرنگی نظام حکومت میں ہی وہ عیاشیاں ممکن ہیں جو انسانیت کو شرما دیں۔

ہم ایسے معزز، محترم علمائے حق سے جنہوں نے اپنے وجود پہ اسلام کا نفاذ کر رکھا ہے معذرت کے ساتھ ایسے علماء کی تکذیب کی اجازت چاہتے ہیں جنہوں نے اسلام کو بیچ کھایا ہے مگر عوام سے عزت و احترام کی آرزو کرتے ہیں۔ ہمارا واضح اشارہ جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان، جمعیت اہلحدیث، جماعت اسلامی اور ان سے ٹوٹے ہوئے گروپوں کے علاوہ اہل تشیع اور مشائخ اسلام کی طرف ہے۔ صرف اور صرف اس لئے کہ ان دینی جماعتوں کے دینی رہنماؤں نے بھٹکتے ہوئے عوام کو اس قدر مایوس کیا ہے کہ ان کی کسی بھی بات پہ اعتماد باقی نہیں رہا۔ اگرچہ یہ معزز علماء خود کو مطمئن کر لیتے ہوں گے کہ ہماری بات وزن رکھتی ہے مگر بخدا ایسا ہرگز نہیں ہے؟ آخر ہم بھی اسی معاشرہ میں رہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ان کی باتیں، دعوے اور فتوے ان کے اپنے چند حواریوں اور وظیفہ خوروں کے علاوہ کوئی بھی درست تسلیم نہیں کرتا۔ کیا یہ مسلمان قوم کا المیہ نہیں ہے، سانحہ نہیں ہے، علماء کے لئے لمحہ فکریہ نہیں ہے؟ اگر ہے تو آیئے مجھ جیسا کم فہم صحافی آپ کو صراط مستقیم دکھاتا ہے جس پر چل کر آپ دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ یہاں مسلم عوام آپ کو آنکھوں پر بٹھائیں گے اور وہاں فرشتے آپ کی پذیرائی کریں گے۔

آپ کو بادل نخواستہ یہ تسلیم کر لینا چاہیئے کہ فرقہ واریت کے حادثات محض مسلکی اختلافات کا شاخسانہ نہیں بلکہ چند جماعتوں کے چند لوگ بک چکے ہیں۔ سکوں کی جھنکار نے ان کے ضمیر سلا دیئے ہیں اور یہ منافقین ہنوز آپ کی صفوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ یہ نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، لیکن یہ یہود و نصاریٰ یعنی غیر مسلموں کے زرخرید غلام ہیں اور آپ کی جماعت کی لمحہ لمحہ کی رپورٹ انہیں پہنچاتے ہیں۔ ان کے باریش چہروں اور لمبے چوغوں پہ نہ جایئے گا کہ یہ اسی گیٹ اپ کی آڑ میں ہی تو اپنے بھائیوں کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ اگر اسلام اور صرف اسلام آپ کا مدعا ہے تو مسلکی اختلافات کو پس پشت ڈال کر محبت و اخوت کے بندھن میں بندھ جایئے۔ اگر آپ بریلوی ہیں تو شوق سے رہیئے گا، دیوبندی ہیں تو فخر کیجیئے گا، شیعہ ہیں تو کسی کو اعتراض کیوں؟ اور اگر اہلحدیث ہیں تو شکر کیجیئے گا۔ آخر ان مسالک نے آپ کو یہ حق کب دیا ہے کہ آپ کسی کلمہ گو کو کافر قرار دے کر قتل کرتے پھریں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ ہم سے بہتر آپ خود جانتے ہیں لیکن انسانیت اور چھپے دشمنوں نے آپ کو نفرت کی زنجیروں میں الگ الگ باندھ رکھا ہے۔ مسلم عوام آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ دشمنوں کی ان زنجیروں کو توڑ کر، کاٹ کر صرف اور صرف نفاذ اسلام کے لئے ایک وجود میں ڈھل جایئے۔"

(ماہنامہ "تکبیر ٹائمز" فیصل آباد جولائی 1999ء ص 16-17)

اپنے وطن کی سیر

دنیا کی چھت - بلتستان

فضل اللہ طارق صاحب سکردو

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو جغرافیائی لحاظ سے دنیا میں موجود ہر قسم کے علاقوں سے نوازا ہے۔ یہاں دریا بھی ہیں اور سمندر بھی۔ پہاڑ بھی ہیں اور حسین وادیاں بھی۔ ریگستان بھی ہیں اور سبزہ زار بھی۔ پاکستان کے انتہائی شمالی علاقہ جات گلگت اور بلتستان اپنے بلند۔ترین پہاڑی سلسلوں اور دنیا کے بڑے بڑے گلیشیئرز کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اس علاقہ کو دنیا کی چھت کہا جاتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں چودہ (14) ایسی پہاڑی چوٹیاں ہیں جو آٹھ ہزار میٹر (یعنی 26246 فٹ) سے زیادہ بلند ہیں ان میں سے پانچ چوٹیاں یہاں ہیں۔ اسی طرح یہاں پر ایک سو آٹھ (108) چوٹیاں ایسی ہیں جو سات ہزار میٹر سے بلند ہیں۔ اور کئی چوٹیاں ایسی ہیں جو چھ ہزار میٹر سے زیادہ بلند ہیں۔ جن کا کوئی نام نہیں اور انہیں ابھی تک کسی نے سر بھی نہیں کیا۔ اور یہی وہ علاقہ ہے جہاں قطبین کے بعد دنیا کے بڑے بڑے گلیشیئرز موجود ہیں۔ ان میں سب سے بڑا سیاچن گلیشیئر ہے۔ جو 75 کلو میٹر لمبا اور 7 سے 8 کلو میٹر چوڑا ہے۔ دنیا کا بلند ترین محاذ جنگ ہونے کی وجہ سے یہ بہت مشہور ہے۔ بلتی زبان میں گلیشیئر کو "گانگ جینگ" گانگ (برف) جینگ (کھیت) یعنی برف کا کھیت کہتے ہیں۔

جغرافیائی اور دفاعی اہمیت کا یہ علاقہ کوہ قراقرم ہمالیہ اور کوہ ہندوکش کے سینکڑوں بلند ترین پہاڑوں 72 گلیشیئروں 20 سے زائد جھیلوں اور بارہ دریاؤں کے درمیان وادی سکردو' روند' کھرمنگ' شگر' خپلو' سیاچن' گلتری' چھوڑبٹ' کورو اور کریس پر مشتمل ہے۔ بلتستان کا رقبہ اٹھائیس ہزار مربع کلو میٹر ہے۔ 1998ء کی مردم شماری کے مطابق یہاں کی آبادی پانچ لاکھ تیس ہزار سے زائد ہے۔ بلتستان میں آٹھویں صدی ہجری 738ھ /1381ء میں حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچا۔

قدیم تاریخ

بلتستان اپنی دیو مالائی ہیئت' بلند ترین پہاڑوں دشوار ترین گذرگاہوں اور سخت ترین موسم کی وجہ سے دنیا سے الگ تھلگ نہیں رہا بلکہ ہزاروں سال پہلے کی تاریخ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اور ریشم کے تاجروں نے اس کا نام دوسری دنیا میں خوب پہنچایا۔ لیکن یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ اس علاقے کی تہذیب و ثقافت' لوگوں کا آپس میں میل جول اس طرح نہیں ہوا جس طرح جدید دنیا میں ہوا ہے۔ اکیسویں صدی کے آغاز میں بھی یہاں دور دراز علاقوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے ٹیلی ویژن نہیں دیکھا۔ اور جہاں بچے ابھی بھی دن میں ایک دو گذرنے والی بسوں کو بھاگ بھاگ کر حیرت اور دلچسپی سے دیکھتے ہیں۔

قراقرم ہائی وے (شاہراہ ریشم) کی تعمیر کے بعد اس علاقے میں بھی جدید دنیا کی ہوا پہنچتی جا رہی ہے۔ ہوائی رابطے کے ذریعہ لوگ ہزاروں میل کا سفر گھنٹوں میں طے کر لیتے ہیں۔ ہزاروں سیاح ان علاقوں میں اپنی زندگی کے یادگار لمحات گذارتے ہیں۔ لیکن ان سیاحوں کی اکثریت غیر ملکی ہوتی ہے۔ ہمیں بھی خدا تعالیٰ کی ان عظیم صناعیوں کو ضرور دیکھنا چاہئے تاکہ ہمارے دلوں سے بھی بے اختیار رب کائنات کی تعریف بلند ہو۔ اور ویسے بھی پہاڑ بلندی و عظمت کا نشان سمجھے جاتے ہیں اور پہاڑوں پر چڑھنے سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے ابدی کلام کی حقیقت کا اندازہ ضرور ہو جاتا ہے کہ

"اور تو زمین پر اکڑ کر مت چل کیونکہ نہ تو تو (اس طرح) زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ ہی پہاڑوں کی بلندی کو پا سکتا ہے۔"

(بنی اسرائیل : 38)

پہاڑوں پر چڑھنے میں سبق

پہاڑوں پر چڑھنے کا بنیادی اصول ہے کہ انسان جھک کر چڑھے جو سیدھا ہو کر یا اکڑ کر چلتا ہے وہ گر جاتا ہے۔ پس یہی اصول روحانیت میں بلندی و عظمت پانے کا بھی ہے کہ انسان عاجزی اختیار کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ پہاڑوں پر چڑھنا بھی ایک بہت اچھا مشغلہ ہے جو انسان کو صحت مند و توانا بناتا ہے۔ ایک انگریز (Andre Roch) نے 84 سال کی عمر میں K 2 بیس کیمپ (کنکارڈیا) تک ٹریکنگ کی۔ یہ علاقہ ٹریکنگ کرنے والوں کی جنت بھی کہلاتا ہے۔

ایسے سیاح جو بلتستان کے متعلق پوری معلومات حاصل کئے بغیر صرف حسین وادیوں' سرسبز پہاڑوں اور برف پوش چوٹیوں کے خیال میں بلتستان آتے ہیں انہیں ایک طرح سے مایوسی ضرور ہوتی ہوگی۔ کیونکہ یہاں پر اس طرح کے سرسبز پہاڑ اور حسین وادیاں نہیں ہیں جو سوات' کاغان وغیرہ کے علاقے میں ہیں۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی یہاں دیکھنے کو بہت کچھ ہے گرمیوں میں موسم خوشگوار اور خوبصورت ہوتا ہے اوسط درجہ حرارت 2 ڈگری سینٹی گریڈ سے لے 25 ڈگری سینٹی گریڈ تک ہوتا ہے۔ گرمیوں میں زیادہ سے زیادہ 45 ڈگری سینٹی گریڈ تک بھی درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا ہے۔

سکردو

سکردو بلتستان کا صدر مقام ہے۔ اور بلند ترین چوٹیوں پر جانے کے لئے ایک قسم کا گیٹ وے ہے۔ اس لئے سیاحوں کی ضرورت کی ہر چیز یہاں مل جاتی ہے۔ مگر تھوڑی سی مہنگے داموں۔ سکردو سطح سمندر سے 2438 میٹر (یعنی 7500 فٹ) کی بلندی پر دریائے سندھ کے کنارے پر واقع ہے۔ بلتستان کا یہ علاقہ "چھوٹا تبت" بھی کہلاتا ہے۔ سکردو میں ایک تاریخی قلعہ مندوق نامی (یعنی ملکہ مندوق کا قلعہ) بہت مشہور ہے۔ یہ قلعہ کھرپوچو اور اسکندریہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ سکردو میں تین خوبصورت جھیلیں بھی ہیں۔

1۔ اپر کچورہ جھیل کچورہ گاؤں سکردو سے تقریباً 32 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس میں بہت ہی پرسکون اور چھپی ہوئی کچورہ جھیل ہے۔

2۔ شنگریلا / لوئر کچورہ جھیل شنگریلا اصل میں (ر) بریگیڈیئر اسلم خان صاحب کے خوابوں کی خوبصورت جنت ہے۔ شنگریلا جاپانی لفظ ہے جس کے معنے ہیں "زمین پر جنت"۔ واقعی بریگیڈیئر صاحب نے اس خطہ زمین کو ارضی جنت بنا دیا ہے۔ آپ نے ایک ناول پڑھا تھا کہ ایک ہوائی جہاز کریش ہو جاتا ہے۔ اور اس کے مسافر ایک ایسی جگہ گرتے ہیں جو دنیا میں جنت نما ہوتی ہے۔ بریگیڈیئر صاحب اپنی ملازمت کے دوران اس جگہ آئے تو آپ کو یہ جگہ بہت پسند آئی تو آپ نے 180 ایکڑ زمین خرید کر اسے ارضی جنت بنانے کا ارادہ کر لیا اور لوئر کچورہ جھیل کے کنارے خوبصورت جاپانی طرز کے ہٹ (HUT) بنائے۔ 13۔ اکتوبر 1954ء کو سکردو سے اورینٹ سکائی والوں کا جہاز اڑا لیکن اڑتے ہی دریائے سندھ میں گر گیا۔ بریگیڈیئر صاحب نے وہ جہاز بھی خرید کر اس ارضی جنت میں رکھ دیا ہے جو اس کی خوبصورتی میں مزید اضافے کا باعث ہے۔

3۔ ست پارہ جھیل سکردو سے جنوب کی طرف 8 کلو میٹر کے فاصلے پر یہ خوبصورت جھیل واقع ہے۔

یہی راستہ دنیا کے مشہور میدان کی طرف بھی جاتا ہے۔ سکردو سے 35 کلو میٹر کے فاصلے پر دنیا کا بلند ترین میدان "دیوسائی میدان" ہے دیوسائی اپنی بلندی (5340 میٹر) کی وجہ ہی سے مشہور نہیں بلکہ خوبصورت جنگلی پھولوں' سرسبز ڈھلوانوں اور صاف و شفاف نیلگوں پانیوں کی بھی گذرگاہ ہے۔ دیوسائی میدان میں آٹھ ماہ برف رہتی ہے اور صرف چار ماہ یہ میدان اپنی خوبصورتی اور رعنائیوں کو ظاہر کرتا ہے۔ یہاں خود رو پھولوں کی سو سے زائد اقسام ہیں جو سرسبز ڈھلوانوں پر پھیلے اپنے خوبصورت رنگوں کے ساتھ اس علاقے کے حسن میں اضافے کا سبب بنتی ہیں۔ تین سو کلو میٹر کے وسیع رقبے پر پھیلا یہ میدان براؤن ریچھ کے لئے بھی مشہور ہے۔ یہاں پر ایک قسم کا چوہا بھی ہوتا ہے جو عام چوہوں سے سائز میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور منٹوں میں خیمہ جات کو خراب کر دیتا ہے۔

بلتستان کی وادیوں میں پاکستان کا سب سے بڑا دریا دریائے سندھ بھی بہتا ہے۔ دریائے سندھ کہاں سے شروع ہوتا ہے اس کے متعلق رضا علی عابدی صاحب اپنی کتاب "شیر دریا" کے ص 16 پر لکھتے ہیں۔

"اندر کہیں چینی تبت میں جھیل مانسرور کے پاس کیلاش کے پہاڑوں سے یہ دریا یوں نکلتا ہے جیسے چھوٹے بچے کو ماں نے بنا سنوار کر کھیلنے کے لئے گھر سے باہر کر دیا ہو۔ کم سے کم مجھے تو یہ بچہ نظر آیا۔ ایسا دریا جسے میں پائینچے چڑھا کر ننگے پاؤں پار کر گیا۔ مگر یہاں کے لوگ کہتے ہیں یہ گھر سے نکلا ہوا بچہ نہیں۔ شیر کے منہ سے نکلا ہوا دریا ہے۔ لداخ میں اس کا نام "سنگھے کھبب" سنگھے یعنی شیر کھبب منہ....."

بلتستان میں یہ دریا شیر دریا کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور گرمیوں میں اس کی طغیانی دیدنی ہوتی ہے اور یہ دریا پہاڑوں اور چٹانوں کے درمیان یوں چنگھاڑتا ہوا گذرتا ہے کہ اپنے سامنے آنے والی ہر چیز کو بہا کر لے جائے گا۔

بلتستان میں سردیوں کا موسم بھی دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ سردیوں میں منفی 4 ڈگری سینٹی گریڈ سے منفی 21 ڈگری سینٹی گریڈ تک جبکہ زیادہ سے زیادہ منفی 35 ڈگری سینٹی گریڈ تک سردی ہوتی ہے۔ وادیوں میں برف کم پڑتی ہے جبکہ پہاڑوں پر خوب برف جم جاتی ہے۔ ریت کے ٹیلوں پر جب برف پڑتی ہے تو عجب نظارہ ہوتا ہے کیونکہ برف اور ریت کا جوڑا اجنبی معلوم ہوتا ہے۔ سردیوں میں شیر دریا اپنی طغیانیوں اور طولانیوں کو بھول کر معصوم بچے کی طرح بہہ رہا ہوتا ہے اور دریا کے کنارے پتھروں کے درمیان لہروں پر پڑھکاریت پُرکشش نظارہ پیش کر رہی ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہاں کے درخت خدا کی صفت خالقیت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ ان سوکھے ہوئے درختوں کو دیکھ کر انسان یقین نہیں کر سکتا کہ یہ درخت چند مہینوں بعد سرسبز و شاداب ہو جائیں گے۔

سکردو میں ایک ائیرپورٹ بھی ہے اور موسم کی مناسبت سے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کا ایک بوئنگ طیارہ روزانہ یہاں آتا ہے۔ ہوائی جہاز پر سفر کریں تو دنیا کی سینکڑوں بلند چوٹیاں ہمارے نیچے ہوتی ہے۔ دنیا کی نویں بلند ترین چوٹی نانگا پربت (8,125 میٹر) ہمارے دائیں ہاتھ ہوتی ہے۔ اور اگر کاک پٹ میں جا سکیں تو K 2 (8,611 میٹر) اور گشہ بروم (8,068 میٹر) ہمارے سامنے ہوتی ہیں۔

اگر ہم سڑک کے ذریعہ سفر کریں تو دنیا کے آٹھویں عجوبے قراقرام ہائی وے شاہراہ ریشم پر سفر کرتے ہیں راولپنڈی سے سکردو 735 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اور کوسٹر' بس وغیرہ میں 20 سے 25 گھنٹے کا سفر ہے۔

ہمسایۂ خدا

○ آخری دنوں میں مرزا غالب کا مکان مسجد کے پیچھے تھا۔ ایک دن ایک صاحب نے پوچھا "حضرت ان دنوں قیام کہاں ہے؟" غالب نے فی البدیہہ جواب دیا۔

مسجد کے زیرِ سایہ اک گھر بنا لیا ہے
یہ بندۂ کمینہ ہمسایۂ خدا ہے

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چین کو مستقل تجارتی حیثیت دے دی گئی

امریکی ایوان نمائندگان نے چین کو مستقل تجارتی حیثیت دے دی ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اب چین کی عالمی تجارتی ادارہ میں شمولیت اور امریکی مارکیٹ میں داخلے کی راہ کھل گئی۔ چین کو اس سے زبردست اقتصادی اور سیاسی فوائد حاصل ہونگے۔ امریکہ کے 435 رکنی ایوان نمائندگان نے چین کو مستقل تجارتی حیثیت دینے کی منظوری 197 کے مقابلے میں 237 ووٹوں سے دی۔ چین اور جاپان کی طرف سے فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

طیارے کے اغوا کا دلچسپ ڈرامہ

فلپائن کا ایک طیارہ جس پر 278 مسافر سوار تھے جنوبی شہر دیون سے منیلا جارہا تھا کہ ایک ہائی جیکر نے طیارے کو اپنے مطلوبہ راستے پر جانے کے لئے مجبور کیا۔ کپتان نے کہا کہ فیول کم ہے۔ طیارہ آگے نہیں جاسکتا۔ اس پر نامعلوم غیر مسلح ہائی جیکر پیراشوٹ کے ذریعے طیارے سے کود گیا اور طیارہ بحفاظت منیلا ائیرپورٹ پر اتر گیا۔ ہائی جیکر کی تلاش جاری ہے۔ اس طرح سے طیارے کے اغوا کا یہ دلچسپ اور عجیب و غریب ڈرامہ ختم ہو گیا۔

اریٹیریا نے مقبوضہ علاقے خالی کر دیئے

اریٹیریا نے اعلان کیا ہے کہ وہ ایتھوپیا کی سرحد کے ساتھ ملنے والے متنازعہ علاقوں سے اپنی فوج واپس بلا رہا ہے جن پر اس نے دو سالہ جنگ کے دوران قبضہ کر لیا تھا۔ اریٹیریا کے صدارتی ترجمان نے کہا کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اریٹیریا نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ فوجوں کی واپسی کا فیصلہ افریقی اتحاد تنظیم کی اپیل پر کیا گیا۔ ایتھوپیا نے دعویٰ کیا کہ اس نے سرحدی گاؤں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اریٹیریا نے اس دعوے کی نفی کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے یہ علاقہ خیر سگالی کے جذبے کے تحت خالی کیا ہے۔

لالو اور رابڑی کی جائیداد ضبط

بھارت کی ریاست بہار میں انکم ٹیکس کے محکمے نے وزیر اعلیٰ رابڑی دیوی اور ان کے خاوند لالو پرشاد یادو کی جائیداد ضبط کرنے کا اعلان کیا ہے۔ محکمہ انکم ٹیکس کا کہنا ہے کہ دونوں میاں بیوی نے انکم ٹیکس ادا نہیں کیا۔ دونوں رہنماؤں کے حامیوں نے موقف اختیار کیا ہے کہ اس الزام کا مقصد ہماری ساکھ کو خراب کرنا ہے۔ یاد رہے کہ لالو پرشاد اور رابڑی دیوی مرکزی حکومت کے کٹر مخالفین میں شمار ہوتے ہیں۔

نیویارک کے ہوٹل میں فائرنگ

نیویارک کے ہوٹل میں نامعلوم افراد کی اندھادھند فائرنگ سے 5- افراد ہلاک ہو گئے۔ دو ملازمین شدید زخمی ہوئے۔ حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

اسرائیلی فوج کے انخلاء کا خیر مقدم

چین نے جنوبی لبنان سے اسرائیل فوج کے انخلاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مشرق وسطیٰ کی امن کوششوں کو تقویت ملے گی۔ چین کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ اسرائیل کے فیصلے سے علاقے میں امن و امان برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔

شام بھی فوج واپس بلائے

اسرائیل نے جنوبی لبنان خالی کرنے کے بعد مطالبہ کیا ہے کہ شام بھی لبنان سے اپنی فوج واپس بلائے۔ طائف سمجھوتے کے تحت شام اسرائیلی فوج کی موجودگی تک اپنی فوج لبنان میں رکھ سکتا ہے۔ اب اس کا مینڈیٹ ختم ہو گیا ہے۔ مصر میں بحیرۂ روم کے ملکوں کے پارلیمانی سپیکروں کی کانفرنس میں اسرائیل کی طرف سے شام کے خلاف مذمت کی قرارداد مسترد کر دی گئی۔

مقبوضہ کشمیر میں 51 بھارتی ہلاک

مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کے ساتھ جھڑپوں میں 51- بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ مقبوضہ کشمیر میں احتجاجی ہڑتال دوسرے روز بھی جاری رہی۔ فوج کے ہاتھوں بے گناہ افراد کی زیر حراست ہلاکتوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کاروبار زندگی مکمل طور پر معطل رہا۔

بقیہ صفحہ 1

6- جماعتوں میں تربیتی کمیٹیاں قائم کی جائیں جن میں سیکرٹری اصلاح وارشاد کے ساتھ تینوں تنظیموں کے عہدیداران تربیت اور مقامی مربی / معلم شامل ہوں اور جائزہ کے مطابق نمازوں میں کمزور افراد سے انفرادی رابطے کئے جائیں اور انہیں نماز باجماعت کے عادی احباب کے سپرد کیا جائے۔

7- حتی الوسع نئے بیوت الذکر اور مراکز نماز کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ ہر فرد جماعت کی مرکز نماز تک رسائی آسان ہو جہاں نمازوں کے مرکز نہ ہوں وہاں گھروں میں نماز باجماعت کو رائج کیا جائے۔

8- نماز کا شوق پیدا کرنے کے لئے نماز کا ترجمہ سکھایا جائے نیز نوجوانوں کو نماز کی طرف راغب کرنے کے لئے جہاں ممکن ہو مراکز نماز کے ساتھ MTA' لائبریری اور IN DOOR GAMES کا اہتمام کیا جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

قرارداد تعزیت

○ مجلس عاملہ" بہاول پور شہر و ضلع مکرم و محترم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ کی المناک وفات پر انتہائی صدمے اور دکھ کا اظہار کرتی ہے۔ مکرم نثار احمد خان صاحب ایک عرصہ بہاولپور بطور مربی سلسلہ تعینات رہے آپ وقف کی روح پر پورا اترنے والے سلسلہ احمدیہ کے ایسے فدائی تھے جنہیں راہ حق میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے اسیر راہ مولا بننے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

قرآن کریم گویا ان کی روح کی غذا تھا اور بچوں کو قرآن کریم پڑھانے جاتے ہوئے ہی حادثے کا شکار ہو کر انہوں نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔

جماعت احمدیہ بہاولپور شہر و ضلع مکرم نثار احمد خان صاحب کی المناک وفات پر ان کی اہلیہ اور بچوں کے غم میں برابر کی شریک ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

(امیر ضلع بہاولپور)

☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ 2/4 دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں جیسا کہ احباب جماعت کے علم میں ہے کہ عاجز آج سے 10 ماہ قبل ایک حادثے میں شدید زخمی ہو گیا تھا۔ اب تک بیڈ پر ہی ہوں۔ اب عمومی صحت بفضل اللہ تعالیٰ بہت بہتر ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب نے فزیوتھراپی اور مصنوعی ٹانگ لگوانے کے لئے پشاور ریفر کیا ہے احباب سے نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی پریشانیوں اور مشکلات سے بچائے اور اس مقصد میں ہر لحاظ سے کامیابی عطاء فرمائے۔

○ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم جنوبی کے والد محترم مکرم رانا بنیامین صاحب ریٹائرڈ چونگی محرر بلدیہ ربوہ عرصہ پانچ چھ سال سے آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ نظر بہت کمزور ہے اور آنکھوں کا پانی خشک ہو گیا ہے۔ اب الشفاء ہسپتال راولپنڈی سے علاج شروع کیا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب لاہور کے سسر مکرم فتح محمد صاحب بھی نیم بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔

احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال مورخہ 2000-5-22 کو صبح ساڑھے چھ بجے وفات پا گئے۔ مرحوم فدائی احمدی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے ملک محمد نعیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال' ملک محمد فہیم صاحب سابقہ سینئر وائس پریذیڈنٹ نیشنل بینک آف پاکستان اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

آپ نے تمام زندگی نہایت سادگی' ایمانداری اور محنت سے گزاری۔ 2000-5-22 کو شام کے وقت ساہیوال کے مقامی احمدیہ قبرستان میں مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان برائے خدام الاحمدیہ نمبر

خدا تعالیٰ کے فضل سے ادارہ خالد اپنی خصوصی اشاعت کے تحت خدام الاحمدیہ نمبر شائع کر رہا ہے اس نمبر کے لئے ادارہ کو درج ذیل کوائف درکار ہیں۔ تاکہ انہیں شامل اشاعت کیا جا سکے

(1) ۱۹۳۸ء تا حال خدام الاحمدیہ کی مرکزی عاملہ کے ممبران اپنی تصویر اور مختصر کوائف مع عرصہ خدمت ارسال فرمائیں۔

(2) ۱۹۳۸ء تا حال قائدین اضلاع و علاقہ اپنی ایک عدد تصویر مع کوائف ادارہ کو ارسال کریں

(3) ۱۹۳۸ء تا حال کسی بھی یونیورسٹی یا بورڈ میں پہلی تین پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلبہ بھی ایک عدد تصویر مع کوائف ادارہ کو ارسال کریں۔

(4) اسی طرح جملہ قارئین سے گزارش ہے کہ ان کی یادداشت میں کوئی ایسا واقعہ، تصویر یا دستاویز جو کہ تاریخ خدام الاحمدیہ کا حصہ بن سکتی ہو، براہ کرم ہمیں جلد از جلد ارسال فرماویں۔

(نوٹ) ☆کوشش کی جائے کہ تصویر بلیک اینڈ وہائٹ ہو۔ ☆جملہ کوائف قائدین مجلس و صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ارسال کریں۔

☆خط و کتابت کے لئے اپنا مکمل ایڈریس ارسال کریں ☆جملہ کوائف و تصاویر ادارہ کو 15 اگست 2000ء سے قبل پہنچا دیں، جزاکم اللہ

ایڈریس ادارہ خالد:

دفتر ماہنامہ خالد ایوان محمود ربوہ 35460

فون: 212349 فیکس: 213191

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 26 مئی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 43 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 29۔ مئی۔ غروب آفتاب۔ 7-10
منگل 30۔ مئی۔ طلوع فجر۔ 3-25
منگل 30۔ مئی۔ طلوع آفتاب 5-02

تین سال بعد اقتدار چھوڑدوں گا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے اعلان کیا ہے کہ وہ تین سال کے بعد اقتدار چھوڑ دیں گے۔ انہوں نے اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ستمبر میں بھارتی وزیراعظم واجپائی سے ملاقات ہوگی تو صرف کشمیر کے معاملات پر بات ہوئی۔ ورنہ ملاقات نہ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ سیاستدانوں سے جلد رابطے ہونگے۔ بھارت نے ایٹمی دھماکے کئے تو ہم بھی جواب دیں گے۔ سپریم کورٹ کے 12۔ مئی کے فیصلے پر امریکی تبصرہ ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔ یہ تاثر بے بنیاد ہے کہ پاکستان عالمی دنیا میں تنہا ہوگیا ہے۔ ایٹمی ملک پاکستان کو تنہا نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ آئندہ کوئی بدکردار الیکشن نہیں لڑسکے گا۔

کل سے 13 شہروں میں ٹیکس سروے شروع

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے اعلان کیا ہے کہ ٹیکس سروے کا فیصلہ نہیں بدلے گا۔ کل 27۔ مئی سے 13 شہروں میں سروے شروع کر دیا جائے گا۔ تاجر بھوکے مرنا چاہتے ہیں تو دکانیں بند رکھیں۔ دس دن بھی ہڑتال کریں گے تو پرواہ نہیں۔ ہم دکانوں کے باہر کھڑے رہیں گے۔ جب دکانیں کھلیں گی ہم سروے کریں گے۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں کہا کہ معاشی صورت حال بہتر نہ ہوئی تو ملک ٹوٹ جائے گا۔ صدر رفیق تارڑ یقینی طور پر اپنی مدت پوری کریں گے۔

سپریم کورٹ کا فیصلہ متوازن تھا

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ متوازن تھا۔ اسے تسلیم کرنا ہوگا۔ اپنا ایجنڈا تین سال میں پورا کرنے کی بہترین کوشش کریں گے۔ کچھ باتوں پر عمل نہ ہوسکا تو اس وقت سوچیں گے۔ آئین میں ایسی کوئی شق نہیں کہ ملک کو خطرہ درپیش ہو تو فوج کیا کرے۔ کیا فوج بیٹھی دیکھتی رہتی اور پاکستان چلا جاتا۔ ہم نے ایسا نہیں کیا۔

چھ کھرب روپے کے ٹیکس ملنے کی توقع

چیف ایگزیکٹو نے بتایا ہے کہ 31۔ دسمبر تک 13 بڑے شہروں میں سروے مکمل کرکے دائرہ پورے ملک میں پھیلا دیا جائے گا۔ 6 کھرب روپے کے مجموعی ٹیکس ملنے کی توقع ہے۔ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پیسہ ہے اسے ٹیکس دینا پڑے گا۔ ٹیکس سروے صرف دکانوں کا نہیں بلکہ ڈیفنس قسم کے علاقوں کی بڑی بڑی کوٹھیوں کا بھی ہوگا۔ معیشت کی دستاویز ملکی بقا کیلئے ضروری ہے۔ چیف ایگزیکٹو نے تین گھنٹہ تک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

ہمارے خلاف پیسہ خرچ ہورہا ہے

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ ہماری حکومت کو غیر مستحکم کرنے کیلئے بعض سیاسی گروپ پیسہ خرچ کر رہے ہیں۔ تاجروں کو بھی ان کی تائید حاصل ہے۔

قریباً 23 ہزار سرکاری ملازم نکالنے کا اعلان

چیف ایگزیکٹو نے بتایا ہے کہ مختلف محکموں سے 22 ہزار 933 سرکاری ملازم نکال دیئے جائیں گے۔ سی بی آر کے ایک ہزار کرپٹ اہلکاروں کو فوری طور پر فارغ کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ مزید 2 ہزار کی چند دنوں میں چھٹی ہوجائے گی۔

گھی ملوں کی ہڑتال ختم

گھی ملوں کے مالکان نے ہڑتال ختم کر دی ہے۔ ہڑتال کے خاتمہ کا اعلان کارخانوں کی ایسوسی ایشن اور وزیر تجارت عبدالرزاق داؤد کے درمیان مذاکرات کے بعد کیا گیا۔ گھی کا ڈبہ 15 روپے سستا ہوگیا۔

محمد میاں سومرو نئے گورنر سندھ

ائرمارشل (ر) عظیم داؤد پوتہ کے استعفیٰ دینے کے بعد محمد میاں سومرو کو سندھ کا گورنر بنا دیا گیا ہے۔ وہ نیشنل بنک آف پاکستان کے صدر تھے۔ انہوں نے اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا۔

سابق گورنر کا بیان

سندھ کے مستعفی ہونے والے گورنر عظیم داؤد پوتہ نے کہا ہے کہ میں نے چیف ایگزیکٹو کو لکھا کہ میں ایل بی ڈبلیو ہوگیا ہوں۔ کالاباغ ڈیم یا پانی کے مسئلہ پر کوئی جھگڑا نہیں۔ اپنی اننگز دیانتداری سے کھیلی۔ میں سٹریٹ فارورڈ آدمی ہوں۔ بچپن سے ایسا ہوں۔ اب کیسے بدل سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ چیف ایگزیکٹو کو خوشی ہے کہ کوئی محبت سے جارہا ہے۔

نواز شہباز کی درخواستیں مسترد

طیارہ کیس میں سرکاری اپیلیں دائر کرنے کے خلاف نواز شریف اور شہباز شریف کی درخواستیں سندھ ہائی کورٹ نے مسترد کر دیں۔ چیف جسٹس سید سعید اشہد نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ سرکاری اپیلیں قابل سماعت ہیں۔ ان پر کئے گئے اعتراضات بے بنیاد ہیں۔ نواز شریف کے وکیل عزیز اللہ شیخ نے کہا کہ ہم اس کے خلاف سپریم کورٹ میں جائیں گے۔

دینی جماعتوں کا الٹی میٹم

دینی جماعتوں نے حکومت کو الٹی میٹم دیا ہے کہ ایک ہفتے کے اندر عبوری آئینی حکم میں اسلامی دفعات شامل کی جائیں۔ جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے اور این جی اوز کو بند کیا جائے قاضی حسین احمد نے کہا کہ نیک لوگوں پر مشتمل عبوری حکومت قائم کی جائے۔ حکومت معاملات سلجھانے میں ناکام ہوگئی ہے۔

اسلامی دفعات ختم نہیں ہونگی

چیف ایگزیکٹو نے اعلان کیا ہے کہ آئین کی اسلامی دفعات ختم نہیں ہونگی اور نہ ہی توہین رسالت کے قانون میں ترمیم ہوگی۔ پاکستان اسلامیہ جمہوریہ ہے اقتدار اعلیٰ اللہ کے پاس ہے۔ ہم اسکے نمائندے ہیں۔

احتساب ایکٹ سپریم کورٹ میں چیلنج

سابق وزیراعظم نواز شریف نے احتساب ایکٹ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ ان کے وکیل پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما اور ممتاز قانون دان اعتزاز احسن ہیں۔ سپریم کورٹ میں دائر کردہ درخواست میں کہا گیا ہے کہ یہ ایکٹ آئین کی روح کے منافی ہے لہٰذا اسے کالعدم قرار دیا جائے۔

آٹھ افراد کا قتل

شیخوپورہ کے نزدیک کوٹ عبدالمالک سے چار کلومیٹر دور نواحی گاؤں بھلے اندرون میں چودھراہٹ کے تنازعہ پر فرزند علی گروپ کے مسلح افراد نے دو قتلوں کا بدلہ لینے کے لئے مخالف کے گھروں میں گھس کر اندھا دھند فائرنگ کرکے تین عورتوں سمیت آٹھ افراد کو قتل کر دیا۔ مرنے والوں میں ایک چھ سالہ بچہ بھی شامل ہے۔ 3۔ افراد زخمی ہیں۔

شہنشاہ کا محل دیکھا تو......

خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ ہم نے اجمل خٹک کو نہیں نکالا۔ انہوں نے شہنشاہ کا محل دیکھا تو خود ہمارا تانگہ چھوڑ گئے۔ خدا جانے انہوں نے کونسی روشنی دیکھ لی ہمیں تو اندھیرا نظر آرہا ہے۔

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور (اوقات آجکل)
صبح 8:30 تا 1 بجے۔ شام 5:30 تا 9 بجے رات
بروز جمعہ 8:30 تا 12 بجے۔
بفضل خدا کامیاب اور سستا علاج

مکان برائے فروخت
5 کمروں پر مشتمل مکان۔ سیڑھیاں۔ چھت پر چاردیواری بجلی پانی، سوئی گیس، فون، بیت الاقصیٰ سے بالکل نزدیک۔ چند قدم پر مارکیٹ رقبہ 5 مرلہ۔
ایڈریس: رحمان کالونی گلی نمبر 10-A
فون 213163 (فوری رابطہ)

مریم میڈیکل سنٹر
نزد یادگار چوک دارالصدر جنوبی ربوہ
Service to Humanity
*الٹراساؤنڈ (ماہر لیڈی ڈاکٹر کی زیرنگرانی) صرف 200 روپے
*ای سی جی
* کلینیکل لیبارٹری اور پتھالوجی کے لئے لاہور میں پتھالوجسٹ سے رابطہ
* 24 گھنٹے ایمرجنسی سروس (گائنی - میٹرنٹی سرجیکل - میڈیکل ایمرجنسی سروس)
ڈاکٹر مبارک احمد شریف — فزیشن اینڈ سرجن — فون نمبر 213944
ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ — الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ اینڈ گائنی کالوجسٹ

ان سلے اور ریڈی میڈ کوٹ برقعوں پر حیرت انگیز سیل

ڈبل امبریلا کڑھائی جاپانی نمبر 1 کوالٹی	~~6[illegible]0~~	550
کلیاں + امبریلا جاپانی نمبر 1 کوالٹی	~~5[illegible]0~~	400
سادہ برقعہ جاپانی نمبر 1 کوالٹی	~~4[illegible]0~~	375
نیز ان سلہ برقعہ جاپانی نمبر 1 کوالٹی	~~3[illegible]0~~	250
کوریا تائیوان کوالٹی	~~3[illegible]0~~	225

نوٹ۔ یہ پیشکش محدود مدت کیلئے ہے
باجوہ کلاتھ سٹورز
گولبازار ربوہ فون 213568

داخلہ جاری ہے — ربوہ میں پروفیشنل ٹریننگ کا واحد بااعتماد ادارہ — داخلہ جاری ہے
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس
5 تا 7 بجے شام
جدید کمپیوٹرز پر شارٹ کورسز، لانگ کورسز، ڈپلومہ کورسز، ہارڈ ویئر مکمل کورس، نیز ٹائپسٹ / سٹینو ٹائپسٹ / سٹینو گرافر کورس، اور ہر ملک کی ضرورت کے عین مطابق تیار کردہ سوفٹ ویئر پیکجز سکھانے والا واحد ادارہ
ICC اپنے کرم فرماؤں کیلئے فیکس، ای میل، اور انٹرنیٹ کی سروس انشاء اللہ بہت جلد شروع کر رہا ہے
رابطہ: ریلوے روڈ بالمقابل گلی یونیانی سٹور دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون (343)